جان سے قیمتی

اشتیاق احمد

یہ واقعہ حدیث کی بڑی معتبر کتاب صحیح مسلم میں بیان کیا گیا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے۔ حدیث میں راوی بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بروج میں (اصحاب الاخدود) والوں کے ضمن میں یہ واقعہ بیان کیا ہے۔

ایک بادشاہ تھا۔ اس کا ایک جادوگر مددگار تھا۔ وہ اپنے کاموں کے سلسلے میں اس جادوگر کی خدمات حاصل کرتا۔ جادوگر اپنے جادو کے ذریعے سے اس کے کام کیا کرتا تھا... ایک مدت سے یہ سلسلہ جاری تھا... آخر جادوگر نے محسوس کیا، اب وہ بوڑھا ہو چلا ہے۔ اس کی موت کی صورت میں بادشاہ کس سے کام کرائے گا... چنانچہ اس نے بادشاہ سے کہا:

''اے بادشاہ! میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں، شاید اب زیادہ دن زندہ نہ رہ سکوں۔ پھر آپ کس سے کام لیا کریں گے... مشکل کام کون کیا کرے گا؟''

اس پر بادشاہ نے فکرمند ہو کر کہا: ''پھر اس کا تمہارے پاس کیا حل ہے؟''

''آپ میرے پاس کوئی لڑکا بھیج دیں۔ میں اسے جادو سکھا دیتا ہوں۔ ایک دن وہ ماہر جادوگر بن جائے گا اور آپ کی اسی طرح خدمت کرے گا جس طرح میں کرتا رہا ہوں، پھر آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔''

بادشاہ کو جادوگر کی یہ تجویز پسند آئی۔ اس نے اپنی رعایا میں سے ایک لڑکے کو چنا اور اسے

جادوگر کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اس سے جادو سیکھ سکے۔ جادوگر نے اسے جادو سکھانا شروع کیا۔ لڑکا روزانہ اپنے گھر سے روانہ ہوتا اور جادوگر کے پاس پہنچ جاتا۔ تمام دن وہ اس سے جادو سیکھتا۔

ایک روز وہ صبح اپنے گھر سے نکلا اور جادوگر کے ٹھکانے کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں ایک شخص کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ وہ آواز اسے بھلی لگی۔ آواز اسے اپنی طرف کھینچنے لگی۔ اس کے قدم خود بخود آواز کی طرف اٹھنے لگے۔ اس نے دیکھا ایک جھونپڑی میں ایک بوڑھا بیٹھا ہے۔ اس کے بال سفید ہیں، آنکھیں بند ہیں اور وہ کچھ پڑھ رہا ہے۔ لڑکے نے بے اختیار ہو کر پوچھا: ''اے بزرگ! یہ آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟''

اس شخص نے آنکھیں کھول دیں۔ لڑکے کو دیکھ کر وہ چونک اٹھا، سوچنے لگا کہ یہ یہاں کیسے پہنچ گیا؟ پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا:

''میں اللہ کا کلام پڑھ رہا ہوں، میں راہب ہوں۔''

''راہب؟ یہ راہب کون ہوتے ہیں اور اللہ کے کلام سے کیا مراد ہے؟''

''میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔ مسلمان ہوں، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر ایمان رکھتا ہوں، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول تھے۔ ان پر اللہ کا کلام اترتا تھا اور میں اس کلام کی تعلیم لوگوں کو دیتا ہوں۔''

یہ سن کر لڑکے نے کہا: ''مجھے یہ کلام بہت اچھا لگا ہے، کیا میں ہر روز کچھ دیر کے لیے آجایا کروں، آپ مجھے یہ کلام سنا دیا کریں گے؟''

”ہاں! کیوں نہیں، میرا تو کام ہی یہی ہے۔“ راہب نے خوش ہو کر کہا۔

اب ایسا ہوا کہ لڑکا جادوگر کی طرف روانہ ہوتا تو راستے میں کچھ دیر کے لیے راہب کے پاس بیٹھ جاتا۔ اس کی باتیں سنتا۔ پھر جادوگر کے پاس جاتا، واپس لوٹتا تو گھر جانے سے پہلے پھر کچھ دیر کے لیے راہب کے پاس رک جاتا۔ اس دوران جادوگر نے محسوس کر لیا کہ لڑکا اب دیر سے آنے لگا ہے۔ اس کا ذہن بھی جادو کی تعلیم کی طرف متوجہ نہیں رہتا۔ اس نے لڑکے کو مارنا پیٹنا شروع کیا۔ لڑکے نے مار پیٹ کا ذکر راہب سے کیا۔

راہب نے کہا: ”جادوگر اگر تمہیں دیر سے آنے کی وجہ سے مارے پیٹے تو کہہ دیا کرو: گھر والوں نے روک لیا تھا۔ اگر گھر والے ماریں تو کہہ دیا کرو: جادوگر نے روک لیا تھا۔“

لڑکے نے اس ترکیب پر عمل کیا اور اس کی مار پیٹ سے جان چھوٹ گئی۔

ایک روز اسے ایک جانور دکھائی دیا۔ جانور بہت بڑا تھا اور اس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا۔ لوگ اس جانور سے ڈرتے تھے اور ان کے لیے راستہ بند ہو گیا تھا۔ ادھر وہ لڑکا کشمکش میں تھا۔ جادوگر کی تعلیم اور تھی، راہب کی اور۔ راہب اسے اللہ کے راستے کی تعلیم دیتا تھا، جادوگر شیطان کا راستہ دکھاتا تھا۔ لڑکا گویا چکی کے دو پاٹوں کے درمیان آ گیا تھا۔ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور پکارا:

”اے اللہ! آج میں پوچھنا چاہتا ہوں، جاننا چاہتا ہوں، جادوگر درست راستے پر ہے یا راہب؟ اگر راہب درست ہے تو میں یہ پتھر اس جانور کو مارتا ہوں‘ تو اس جانور کو ہلاک کر دے تاکہ میں جان لوں راہب ٹھیک ہے، اگر جانور نہ مرا تو میں سمجھ لوں گا کہ جادوگر درست ہے۔“

یہ کہہ کر اس نے جانور کو پتھر کھینچ مارا، جانور پتھر لگتے ہی مر گیا۔ جانور کے مرنے پر رکا ہوا راستہ کھل گیا۔ لوگ اس راستے پر چلنے لگے۔ لڑکا راہب کے پاس آیا اور بولا: ''میں نے ایک کام کیا ہے۔ راستے میں جو بڑا جانور تھا، اس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا۔ میں نے ایک پتھر ہاتھ میں لیا اور اللہ سے درخواست کی: الٰہی! میں جاننا چاہتا ہوں، جادوگر اور آپ میں سے کون درست راستے پر ہے۔ اگر آپ درست راستے پر ہیں تو اس پتھر کے لگنے سے یہ جانور مر جائے۔ چنانچہ میں نے پتھر اس جانور کو مارا، وہ مر گیا۔ لوگوں کا راستہ کھل گیا اور مجھے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ آپ درست راستے پر ہیں۔ اب میرے لیے کیا ہدایت ہے؟''

ساری بات سن کر راہب نے کہا:

''بیٹا! تو مجھ سے بڑھ گیا۔ مجھ میں وہ کمال نہیں جو تجھ میں پیدا ہو گیا ہے۔ تیرا رتبہ مجھ سے زیادہ ہو گیا۔ جہاں تک میرا علم کہتا ہے میں تجھے بتا دیتا ہوں۔ بہت جلد تجھے آزمایا جائے گا اور اگر تجھے آزمایا جائے تو میرا نام نہ بتانا۔''

لڑکے کی سمجھ میں کچھ آیا اور کچھ نہ آیا۔ خیر اس نے راہب کی بات پلے باندھ لی۔

ایک روز اسے راستے میں ایک کوڑھی ملا۔ کوڑھی نے اس سے کہا:

''بیٹا! میرے لیے دعا کرو، اللہ مجھے کوڑھ سے نجات عطا فرما دے۔''

لڑکے نے اس کے لیے دعا کی، کوڑھی اچھا ہو گیا۔ اسی طرح ایک دن راستے میں ایک اندھا اسے ملا، لڑکے نے اس کے لیے دعا کی، اس کا اندھا پن دور ہو گیا۔ اب تو لڑکے کی شہرت پھیلنے لگی۔

بادشاہ کا ایک وزیر تھا۔ وہ اندھا ہو گیا تھا، کسی نے اسے اس لڑکے کے بارے میں بتایا۔ وزیر بہت سے تحفے لے کر اس لڑکے کے پاس گیا اور بولا: ''یہ سب چیزیں تمہارے لیے ہیں، اگر تم میرا اندھا پن دور کر دو۔''

یہ سن کر لڑکے نے کہا: ''میں کسی کو اچھا نہیں کرتا، اچھا کرنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ آپ اللہ پر ایمان لے آئیں میں آپ کے لیے دعا کروں گا۔ پھر اللہ نے چاہا تو وہ آپ کو اچھا کر دے گا۔''

وزیر اسی وقت اللہ پر ایمان لے آیا۔ لڑکے نے اس کے لیے دعا کی، اس کی آنکھیں اسی وقت درست ہو گئیں، اسے نظر آنے لگا۔ وہ بادشاہ کے دربار میں گیا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا، جیسا کہ اندھا ہونے سے پہلے بیٹھا کرتا تھا۔

بادشاہ نے حیران ہو کر اس سے پوچھا:

''یہ تمہاری آنکھیں کس نے ٹھیک کر دیں؟''

وزیر نے فوراً جواب دیا: ''میرے مالک نے۔''

''میرے علاوہ تمہارا مالک کون ہے؟'' بادشاہ نے حیرت زدہ انداز میں پوچھا۔

وزیر نے فوراً کہا: ''میرا اور آپ، دونوں کا مالک اللہ ہے۔''

بادشاہ کافر تھا، اللہ کو نہیں مانتا تھا۔ اس نے وزیر کو پکڑا اور مارنے پیٹنے لگا، ساتھ میں وہ پوچھتا جاتا تھا: ''بتا کس نے تیری آنکھیں اچھی کیں؟''

آخر تنگ آ کر وزیر نے لڑکے کے بارے میں بتا دیا۔ بادشاہ نے اسی وقت اپنے سپاہی بھیجے۔ انہیں حکم دیا کہ لڑکے کو پکڑ لائیں، سپاہی گئے اور اسے پکڑ لائے۔ بادشاہ نے اسے پہچان لیا کہ

یہ تو وہی لڑکا ہے جسے اس نے جادوگر کے حوالے کیا تھا تاکہ اس کے لیے جادوگر سے جادو سیکھے۔ چنانچہ بادشاہ نے حیران ہوکر کہا: ''بیٹا! تم نے تو کمال کر دیا، جادو میں تو اس درجے کو پہنچ گیا کہ اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کرنے لگا۔ اتنے بڑے بڑے کام کرنے لگا اور مجھے بتایا ہی نہیں!''

لڑکے نے فوراً جواب دیا: ''میں کسی کو اچھا نہیں کرتا، اللہ کرتا ہے۔''

بادشاہ نے اس کو پکڑ لیا اور مارنے پیٹنے لگا... مارتا رہا اور پوچھتا رہا: ''بتا! تو نے یہ تعلیم کس سے حاصل کی؟''

مجبور ہوکر لڑکے نے راہب کا پتا بتا دیا۔ اب بادشاہ نے راہب کی گرفتاری کے لیے سپاہی بھیجے۔ سپاہی اسے بھی پکڑ لائے۔ بادشاہ بولا:

''اپنے دین سے پھر جا، اللہ کا انکار کر دے، تجھے چھوڑ دوں گا، انعام واکرام بھی دوں گا۔''

یہ سن کر راہب نے فوراً کہا: ''یہ نہیں ہوسکتا۔'' (جاری ہے...)

(بشکریہ: روزنامہ جسارت)

(Jasarat Magazine, January 06, 2013)

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]